جلد ۲۶ | مورخہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۷ جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر ۵

پنڈت جواہرلال کا ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق اعلان

یو۔پی کے ضمنی انتخاب کے دوران میں جبکہ کانگرس اور مسلم لیگ ایک دوسری کو شکست دینے کے لئے انتہائی زور صرف کر رہی تھیں۔ ایک دوسری کو بدنام کرنے اور پبلک کی نگاہ سے گرانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی ہم نے لکھا تھا۔ "کانگرس۔ اور مسلم لیگ کی کشمکش میں سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ دونوں سیاسی پارٹیاں متحد ہو کر ہندوستان کی بہتری اور بھلائی کے لئے کوشاں ہوں۔ ایک دوسری کو شکست دینے اور کچلنے کے درپے ہیں۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستان جن مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ ان کے ختم ہونے کی مدت اور زیادہ طویل ہو جائے۔ دونوں پارٹیوں کے سنجیدہ اور دور اندیش افراد اور ارکان سے اب بھی ہماری یہی گزارش ہے کہ وہ سیاسی اور ملکی اغراض کی خاطر ایک نقطہ پر متحد ہونے کی کوشش کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ اختلاف بنا کر بہت بڑے مقصد اور مدعا کو نقصان نہ پہنچائیں" (الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۷ء)

معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کی اہمیت کانگرس کو محسوس ہونے لگی ہے۔ اور مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور آنریبل مسٹر اے۔ کے۔ فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی حال کی تقریروں کے جواب میں پنڈت جواہرلال نہرو صدر نیشنل کانگرس نے جو طویل بیان شائع کیا ہے۔ وہ بہت کچھ امید افزا ہے۔ اس میں اہم امور کے متعلق نہایت مصالحانہ اور روادارانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اور کوشش کی گئی ہے کہ مصالحت کی صورت پیدا کی جائے۔

صدر نیشنل کانگرس نے سب سے پہلے اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"جہاں تک اقلیتوں کے حقوق کا تعلق ہے۔ کانگرس کی یہ علانیہ اور مسلمہ پالیسی ہے۔ کہ ان سے نہ صرف انصاف کیا جائے۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ ان کا اعتماد اور ہمدردی حاصل ہو سکے۔ کانگرس کسی ایسی آزادی کا خیال بھی نہیں کر سکتی۔ جس میں ہندوستان کے جملہ مذاہب اور فرقوں کو پوری پوری آزادی حاصل نہ ہو۔ تاکہ ہر ایک ہندوستانی کو بلا امتیاز مذہب و ملت ترقی کے پورے مواقع مل سکیں"

ہندوستان میں مسلمان چونکہ اقلیت ہیں۔ گو سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ اس لئے ان کو اقلیتوں کی ذیل میں رکھ کر مخاطب کیا گیا۔ اور عمدہ لہجہ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب کانگرس کی اس وقت تک کی پالیسی مسلمانوں کو مطمئن کرنے میں ناکام رہی ہے۔ تو پھر اس کو دوہرا دینا کیونکر کافی اور نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اول تحریری اور پھر عملی طور پر کانگرس اپنے اس دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہونچائے۔ کہ:۔

"اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف انصاف کیا جائے۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے"

یوں زبانی طور پر تو ایک دفعہ گاندھی جی نے یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ کورے کاغذ پر دستخط کر کے وہ مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے۔ تاکہ وہ جو کچھ چاہتے ہیں اس پر لکھ لیں۔ اور اس کو پورا کرانے کے ذمہ وار گاندھی جی ہوں گے۔ مگر یہ سب کچھ ہوا میں اڑ گیا۔ اب بھی اگر زبانی باتوں تک ہی معاملہ رہا۔ تو اس کا کوئی نتیجہ رونما نہ ہوگا۔ کیوں نہ اس بارے میں باقاعدہ معاہدہ مرتب کیا جائے۔ اور اس میں واضح کر دیا جائے۔ کہ کانگرس مسلمانوں کے ساتھ نہ صرف انصاف بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور کیا کرنے کے لئے تیار ہے۔ اسی طرح یہ بھی طے ہو جانا چاہئے کہ جملہ مذاہب اور فرقوں کو پوری پوری مذہبی آزادی حاصل ہونے کا کیا مفہوم ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ذمہ وار ہندو مسلمان لیڈر مل کر اہم امور کا تصفیہ کریں۔

نہرو جی نے اپنے بیان میں چند اور باتیں بھی بیان کی ہیں۔ اور ان کے متعلق بھی مصالحت کے مدعا کو نظر انداز نہیں ہونے دیا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ان سب امور کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے ہندو مسلم مجلس منعقد کی جائے۔ اور اس میں ایسے اصحاب کو شریک کیا جائے۔ جو ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت کو سمجھتے ہوں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر ایسی مجلس میں ہندو صاحبان وہی رویہ اختیار کریں جس کا اظہار نہرو جی نے اپنی تحریر میں کیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ نہایت مستحکم بنیاد پر اتحاد نہ ہو جائے۔ ورنہ یوں باتیں بنانے سے نہ پہلے کوئی فائدہ پہنچا ہے۔ اور نہ اب پہنچ سکتا ہے۔

قادیان ۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے ؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے۔ کھانسی اور زکام کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

آج بابو محمد عالم صاحب قریشی آف ممباسہ نے اپنے بیٹے قریشی محمد افضل خان صاحب کی دعوت ولیمہ وسیع پیمانہ پر دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت کی اور دعا فرمائی

اسی رخصتانہ کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا گیا۔ مگر غلطی سے لڑکی کے والد سید عبد الحمید صاحب آف منصوری کا نام سید عبد المجید صاحب لکھا گیا

افسوس میاں لال دین صاحب درزگر کا لڑکا غلام حید رفوت ہوگیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا ؛

درخواستہائے دعا

حکیم حشمت علی صاحب طفیل محمد صاحب۔ حکیم محمد عبد اللہ صاحب ڈیٹ بورنیو طبابت کے کام میں ترقی کے لئے۔ سید بدر الدین احمد صاحب کلکتہ اپنے والدین کی صحت کے لئے۔ والدہ اعجاز احمد صاحب قمر بنک اپنے خاندان کے لئے محمد امیر صاحب ؏

تاریخ سلسلہ کے متعلق ایک غلطی کی اصلاح

محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے عاقبۃ المکذبین نام سے ایک نہایت مفید اور ضروری کتاب شائع کی ہے۔ اس قسم کی مساعی قابل قدر ہیں۔ اس لئے کہ وہ سلسلہ کی تاریخ کے متفرق ابواب کو جمع کرنے والی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ معاندین و مکذبین سلسلہ عالیہ کے انجام کے متعلق جس قدر حالات مل سکیں ان کو جمع کردیں۔ قاضی صاحب مکرم نے اس تالیف میں مقدمہ جہلم کے متعلق جو واقعات صفحہ ۴۱-۴۲ پر درج کئے ہیں۔ ان میں کچھ غلطی ہوگئی ہے۔ میں اس کی اصلاح ضروری سمجھتا ہوں۔ جہلم کے مقدمہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور گواہ طلب نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ مولوی کرم دین ساکن بھین نے دائر کیا تھا۔ اور خاکسار عرفانی کو بھی یہ عزت اور شرف حاصل ہے۔ کہ وہ بھی حضرت اقدس کے ہمراہ زمرہ مستغاث علیہم میں تھا۔ اس مقدمہ کے تفصیلی حالات الحکم ۱۹۰۳ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء کو یہ مقدمہ پہلی ہی پیشی پر خارج ہو گیا تھا۔ اور میں نے ایک خاص پرچہ اسی تاریخ کو شائع کردیا تھا۔ غرض واقعات کے اس سلسلہ میں حقیقت یہ ہے۔ امید ہے احباب درست کرلیں گے ؛ خاکسار۔ عرفانی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) سال چہارم کی تحریکِ جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کردیا ہے

(۲) تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے ؛

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے پس آپکا یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں

(۴) تحریکِ جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے ؛

(۵) جس قدر پہلے رقم جمع ہوجائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ؛

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ؛

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچادیں۔ اور اسے اس میں شریک کرنے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہوگیا ؛

(۱۰) تحریکِ جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

اخبار کے لئے درخواست

ایک نہایت نادار مگر مخلص احمدی دوست کسی صاحب استطاعت بھائی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اُن کے نام اخبار جاری کراکر عند اللہ

دین کو دُنیا پر مقدّم کرنے کا عہد کرنیوالوں کو دعوتِ عمل

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دینے کے متعلق اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کا نہایت ہی پُر درد اور مؤثر الفاظ میں جو ارشاد فرمایا ہے اور جس پر عمل کرنے کا اقرار جلسہ میں شریک ہونے والے احمدیوں نے پُر جوش طریق سے کیا۔ وُہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور اس زمانہ کے مامور و مرسل کے ہاتھ پر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والوں اور اس کے مقرر کردہ خلیفۂ برحق کو واجب الاطاعت امام ماننے کا اقرار کرنے والوں کے لئے ایک ایسی دعوتِ عمل ہے۔ جس پر کسی مزید تاخیر اور تامل کے بغیر ہر احمدی کا عمل کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہمارا ملکی تمدن۔ اور صدیوں کا تعامل اس راہ میں ایک زبردست روک ہے۔ اور بظاہر اپنی جدی یا خود پیدا کردہ جائداد کے ایک حصہ کا دوسرے خاندان میں منتقل ہو جانا ایک ظاہر بین کے لئے دشوار گزار مرحلہ ہے۔ لیکن ایک خالص اور نہایت ہی اہم اسلامی حکم پر خلیفۂ وقت کے پُر زور الفاظ میں توجہ دلانے کے باوجود جو شخص ان مشکلات اور خطرات کو خاطر میں لاتا ہے۔ اور ہر روک کو جو اس کے رستہ میں ہو۔ نہایت ہی پامردی۔ اور جُراُت کے ساتھ ٹھکرا نہیں دیتا اس کا یہ دعوےٰ کرنا کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرتا ہے۔ اور اسلام کو عملی رنگ میں دُنیا میں ازسر نو قائم کر دینے والے سپاہیوں اور جوانمردوں کی فوج میں داخل ہے۔ محض ایک دھوکا اور فریب ہے۔ جو وُہ اپنے نفس کو دے رہا ہے۔ اور اس کا وجود اسلام کو کسی قسم کا فائدہ پہونچانے یا مستحکم کرنے کے بجائے اسے کمزور کرنے اور مخالفوں کی نظر میں ذلیل کرنے کا موجب ہے۔ اس کا ایمان کا دعوےٰ کرنا بالکل بے کار اور فضول ہے۔ اس کا ایمان خدا تعالےٰ کی نظر میں ایک کوڑی بھی قیمت نہیں رکھتا۔ اور اسے دین و دُنیا میں ہرگز ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔

ہندوستان کے زمیندار بالخصوص اسلام کے اس حکم پر عمل کرنے میں سست ہیں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ ان پر اقتصادی لحاظ سے جو تباہی آ رہی ہے۔ اور ان کی حالت جو روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب بھی طبقہ اناث کے ساتھ ناانصافی اور سراسر ظلم ہے کہ خدا اور اس کے رسول نے والدین کی جائداد میں ان کا جو حصہ مقرر کیا ہے۔ اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔ یہ اسی ناانصافی کا نتیجہ ہے۔ کہ زمیندار دن رات محنت کرنے کے باوجود خاندان کا ہر چھوٹا بڑا ذاتی تکالیف کو یکسر نظر انداز کر کے مشقت برداشت کرنے کے باوجود روز بروز ذلت و ادبار کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں ساہوکاروں کی غلامی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ نہ پیٹ بھر کر انہیں کھانا نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ تن ڈھانکنے کے لئے کافی کپڑا۔

ہر وُہ شخص جس کے گھر میں کوئی لڑکی موجود ہے۔ جانتا ہے۔ کہ لڑکی لڑکے سے زیادہ خدمت گزار۔ ماں باپ کی غمگسار چھوٹے بہن بھائیوں کی نگہداشت کرنے والی۔ اپنے آرام کو دوسروں کے لئے قربان کرنے۔ اور ان کو راحت و آسائش بہم پہونچانے کے لئے خود کو نہایت خندہ پیشانی سے تکلیف اور مشقت میں ڈالنے والی ہوتی ہے۔ نہایت قانع اور نہایت ہی صابر شاکر ہوتی ہے۔ پھر یہ کس قدر ظلم اور شدید ناانصافی ہے۔ کہ اسے محض اس وجہ سے کہ وُہ لڑکی ہے اس کے حصہ سے یکسر محروم کر دیا جائے۔ اور بڑے بڑے تقوےٰ و طہارت اور عدل و انصاف کے مدعی اسے گھر سے رخصت کرتے وقت تھوڑی سی مالیت کے زیورات۔ یا پارچات دے کر یہ سمجھ لیں۔ کہ ہم نے حاتم کی قبر پر لات مار دی ہے۔ اور ہمارے ترکہ میں اس کا جو حصہ تھا۔ وُہ ہم نے ادا کر دیا ہے۔ اگر ان کی شادی پر کچھ خرچ کر دینے سے ان کے حقوق ادا ہو جاتے ہیں۔ تو لڑکوں کی شادیوں پر ان سے بدرجہا زیادہ خرچ کر دینے۔ اور انہیں اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم دلا کر حوادثِ زمانہ سے محفوظ کرنے کا زیادہ سے زیادہ معقول انتظام کر دینے کے باوجود ان کو ورثہ دینے کی احتیاج کیوں بدستور رہتی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ لڑکی کے اخراجات کا کفیل شادی کے بعد اس کا خاوند ہو جاتا ہے۔ لیکن ورثہ میں لڑکے کی نسبت اس کا حصہ اسلام نے جو کم رکھا ہے۔ وُہ اسی وجہ سے ہے۔

پھر کون نہیں جانتا۔ کہ شادی کے باوجود بسا اوقات لڑکیوں کو ایسے حالات پیش آتے ہیں۔ کہ ان کے قبضہ میں کسی جائداد کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہے۔ اور اپنی جائداد کی شرعی طریق پر تقسیم کرے اس راہ میں خاندانی مخالفتوں اور رشتہ داروں کی طرف سے پیدا کردہ روکاوٹوں کا پورے استقلال۔ اور کمال جوانمردی سے مقابلہ کیا جائے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا جائے کہ وُہ اسلام کی تعلیم کو قابلِ عمل سمجھتا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے اپنی نجات کا مدار یقین کرتا ہے۔ پھر اس نے بیعت کرتے وقت جو اقرار کیا ہے۔ وُہ ایسا ہی اقرار ہے جیسا کہ ایک شریف النفس۔ اور دیانت دار انسان کا اقرار ہوتا ہے۔

دُنیا میں شرافت کا ادنےٰ ترین معیار یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ انسان جو بات مونہہ سے نکالے۔ اسے پورا کرنے کے لئے وُہ بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہ کرے۔ لیکن جو شخص حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا سچا مامور و مرسل یقین کر کے آپ کے ہاتھ پر یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ دین کو دُنیا پر مقدم کرے گا۔ اور پھر خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر اس عہد کی تجدید کرتا ہے اور ہر نیک کام میں حضور کی اطاعت کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ اگر اس خالص اسلامی حکم کی تعمیل کرتے وقت ہی اس عہد کو نظر انداز کر دے تو اس کے متعلق ہر شخص جو رائے قائم کریگا۔ وُہ اس قدر واضح اور ظاہر و باہر ہے کہ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

یہ صحیح ہے کہ اس راہ میں تنگدستی کا خیال بھی ایک روک بن سکتا ہے انسان خیال کرتا ہے۔ کہ اپنی پچاس گھماؤں زمین میں سے اگر پانچ گھماؤں لڑکی کو دے دی گئی۔ تو لازماً آمدنی میں کمی واقع ہو جائے گی۔ لیکن خدا تعالےٰ کے احکام کی تعمیل میں ایسے ادنےٰ خیالات کو داخل ہونے دینا ایک سچے احمدی اور مومن کی شان سے بہت بعید ہے۔ لا تخشیٰ عن ذی العرش اقلالا خدائے قادر و توانا پر ایسی بدظنی کرنا کہ اگر وُہ اس کی راہ میں قربانی کریں گے۔ اور اس حکم پر چلنے کے لئے اپنے ذرائع آمد میں کمی کریں گے۔ تو وُہ ان کی مدد نہیں کرے گا۔ ایک خطرناک گناہ ہے اور خدا تعالےٰ کو قادر یقین کرنے والے کے دل میں اس کا گزر بھی نہ ہونا چاہیئے کیا خدا تعالےٰ اس بات پر قادر نہیں کہ وُہ انسان کی تھوڑی چیز میں ہی برکت ڈال دے۔ اور اگر وُہ اس کی خاطر اپنی زمین میں کمی کو گوارا کر لیں۔ تو وُہ ان کی کم زمین میں ہی فصلوں کو زیادہ پیدا کر کے ان کے رزق میں کشائش پیدا کر دے گا؛

پس احمدی بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ تمام موہوم خطرات کو دل سے نکال کر میدان عمل میں آئیں۔ اور اسلام کے اس حکم پر خندہ پیشانی سے لبیک کہیں۔ تاکہ کم از کم جماعت احمدیہ میں طبقہ اناث کے ساتھ اس ناانصافی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے؛

خاکسار رحمت اللہ شاکر

رُباعی

مانوس ہیں گناہوں سے تقویٰ سے دُور ہیں
اس پر حریص جنّت و غلمان و حُور ہیں
یوں بخش دے تو بات جدا ہے وگرنہ ہم
مستوجب سزا ہیں کہ اہلِ قصور ہیں

حسن رہتاسی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روایت

کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب کو دعوتِ مباہلہ

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے متعلق "الفضل" ۹ ستمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس روائت کا کہ اُن کے دہن سے مجھے یزیدی بُو آتی ہے شائع ہونا تھا کہ پیغام بلڈنگز میں تہلکہ مچ گیا۔ اور ان سے سوائے اس کے اور کوئی جواب بن نہ پڑا۔ کہ یہ روائت غلط ہے حالانکہ میں نے اور میرے محترم دوست سید محمد صادق شاہ صاحب لدرون کشمیر نے اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اس کی قسم کھا کر یہ روائت بیان کی تھی مگر غیر مبایعین نے چونکہ ہماری اس قسم پر اعتبار نہیں کیا۔ اور اس روائت کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے خوف کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس لئے میں ایک بار پھر اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ۱۹۰۸ء کے ابتدا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن اپنے چند صحابہ معیت سیر کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ کہ پیچھے مولوی محمد علی صاحب آئے۔ کسی نے عرض کیا۔ کہ حضور مولوی محمد علی صاحب آ رہے ہیں۔ اس پر حضور چلتے چلتے ٹھہر گئے اور حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر مولوی محمد علی صاحب کی نسبت فرمایا۔ مجھے ان کے دہن سے یزیدی بُو آتی ہے۔ اگر کوئی تم میں سے رہا تو وُہ دیکھ لے گا۔ کہ ایک وقت یہ ہماری اولاد کے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔ جو یزید نے اماموں کے ساتھ کیا تھا؛

اس واقعہ پر آج تیس سال کے قریب گزر رہے ہیں۔ اور واقعات نے مہر نیم روز کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وُہ حرف بحرف پُورا ہُوا۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کے مقابلہ میں وہی رویہ اختیار کیا۔ جو یزید نے حضرت امام حسین رضؓ کے مقابلہ میں اختیار کیا تھا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اپنے زمانۂ خلافت میں بار بار مولوی محمد علی صاحب کے سامنے یزید کی برائیاں بیان کیا کرتے اور فرماتے۔ کہ وُہ بہت ہی بُرا شخص ہُوا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک بڑے پاک خاندان کا مقابلہ کیا۔ مگر افسوس مولوی محمد علی صاحب نے کسی نصیحت سے فائدہ حاصل نہ کیا۔ اور اہل بیت کے مقابلہ میں وہی رویہ اختیار کر لیا۔ جو یزید نے کیا تھا؛

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا وُہ پورا ہُوا۔ اور ہم نے اس کی صداقت اپنی آنکھ سے مشاہدہ کی۔ مگر چونکہ غیر مبایعین کو ابھی تک یزید کے نقش قدم پر چلنے کے باوجود اس روائت کی صداقت میں شبہ ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اس روائت کی صداقت پر مولوی محمد علی صاحب سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر ان کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ یہ روائت وضعی ہے۔ تو وہ میرے مقابلہ میں آئیں۔ اور موکد بعذاب قسم کھا کر اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کا انتظار کریں؛ خاکسار۔ صابر جووانی ساکن لدرون کشمیر؛

شرح چندہ میں اضافہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ موصی اور غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند فرمائیں۔ اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں۔

(۱) جو دوست موصی ہیں وُہ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمائیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علیٰ ہذا القیاس

(۲) غیر موصی احباب۔ اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں۔

مندرجہ بالا ہر دو قسم کے اضافے اختیاری ہیں۔ یعنی جو دوست خوشی سے بڑھانا چاہیں بڑھا سکتے ہیں۔ مگر ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ صدر انجمن کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر اور حضور کی تحریک کے احترام میں احباب جماعت کا بیشتر حصہ مجوزہ اضافہ چندہ اپنی خوشی سے قبول کرے گا۔

موصی اور غیر موصی احباب کو جو اس طرح اپنا چندہ بڑھائیں گے۔ حق ہو گا کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں۔

اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمائیں۔ کہ اضافہ کس تاریخ سے ہے۔ اور پہلے چندہ یا حصہ آمد کی کس قدر

اہلِ قلم احمدی اصحاب سے گذارش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے "سلطان القلم" کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اور حضور نے اپنے عہدِ مبارک میں اسلام کی تائید اور اس کی تبلیغ واشاعت کے متعلق جو عظیم الشان تحریری کام سرانجام دیا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضور علیہ السلام کے اس شاندار تحریری کام کا یہ نتیجہ تھا کہ جب حضور کا وصال مبارک ہوا تو سلسلہ کے معاندین اور مخالفین نے بھی اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا کہ آپؑ اسلام کے ایک زبردست محافظ تھے۔ اور اسلام کی تائید اس کے فضائل ومحاسن اور غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب اور ان کی تردید میں آپؑ نے بے مثال کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ نے یہ الہام متعدد مرتبہ نازل کیا۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحقّ لیظھرہ علی الدین کلّہ یعنی اللہ تعالےٰ نے اس رسول کو مبعوث کیا ہے۔ ہدایت اور سچے دین کے ساتھ تاکہ اس دین کو دوسرے تمام مذاہب پر غالب کردے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو دوسرے مذاہب پر غالب کردینے کا وعدہ فرمایا گیا ہے مگر یہ غلبہ کسی تلوار تشدد اور جبر سے نہیں ہوگا۔ بلکہ براہین اور دلائل کے ساتھ ہوگا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ مصنوعی کفارہ باقی رہیگا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے"

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ واذا الصحف نشرت اس زمانہ میں صحیفے کثرت سے شائع ہونگے اس پیشگوئی میں بھی اس امر کو واضح کردیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نشرواشاعت کا زمانہ ہوگا۔ اور اس وقت قلم کا کام نہایت زبردست اور طاقت پذیر ہوگا۔

اسی طرح مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں ایک تجویز یہ پیش فرماتے ہیں۔ کہ ان ممالک میں حضور علیہ السلام کی تصانیف ان ملکوں کی زبانوں میں ترجمہ کرا کر شائع کی جائیں۔

ان تمام امور سے احباب اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ پر اپنے پریس کو مضبوط کرنے کی کس قدر ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنا سلسلہ احمدیہ کے متعلق مفید تصانیف تحریر کرنا۔ اور سلسلہ عالیہ کے اخبارات کی اشاعت کو وسیع کرکے اپنے پریس کو مضبوط بنانا یہ تمام اہم ذمہ داریاں احباب جماعت کی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور نائب ہیں۔ اور حضور مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں آپ کا کام بھی وہی ہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور وہ عظیم الشان کام اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک فان لم تفعل فما بلّغت رسالتہ یعنی اے رسول اللہ تعالےٰ کے احکام کو تمام لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تبلیغ کا یہ کام نہ ہوگا۔ تو گویا کوئی کام بھی نہیں ہوا۔ اس آیت کریمہ میں تبلیغ کے عظیم الشان کام کو اصل کام قرار دیا گیا ہے اب ظاہر ہے کہ تبلیغ کے کام کی تکمیل کے لئے دو ہی بڑے بڑے ذریعے ہیں۔ ایک یہ کہ وعظ اور لیکچر دوسرے نشرواشاعت۔ عمدہ عمدہ تصانیف تحریر کرکے لوگوں میں بکثرت پھیلائی جائیں۔ اور اخبارات اور رسائل کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرکے دنیا میں اس عالمگیر پیغام کو پہنچایا جائے۔

جماعت احمدیہ نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کے پہلے ذریعہ کو تو بہت حد تک کامیاب بنالیا ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں سلسلہ کے مبلغین اس آسمانی پیغام کو لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ کے مخلص جگہ بجگہ لیکچروں اور وعظوں کے ذریعہ تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ مگر تبلیغ کا دوسرا ذریعہ یعنی نشرواشاعت ابھی تک بہت بڑی توجہ کا محتاج ہے۔ اور جماعت کی وسعت کے لحاظ سے اس میں بہت زیادہ توسیع کی ضرورت ہے۔

پس احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریر کی طرف بھی متوجہ ہوں اور سلسلہ کی قلمی اعانت کو وسیع کرکے اس کمی کو پورا کریں۔ سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت کو وسیع کرکے قومی پریس کو مضبوط کیا جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آج کل جس قوم کا پریس مضبوط ہو اس کی طاقت اور اس کا وقار بھی زیادہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس وقت سلسلہ کے اخبارات کی حالت ایسی مضبوط نہیں ہے۔ جیسی کہ ہونی چاہیئے روزنامہ "الفضل" جو جماعت میں واحد یومیہ اخبار ہے۔ اور جس سے احباب کو نہ صرف علمی اور سیاسی مضامین اور اہم خبروں سے آگاہ ہونے کا فائدہ ہوتا ہے۔ بلکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملفوظات اور خطبات جیسی روحانی غذا بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ام المومنین مدّ ظلہا العالی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور دیگر سلسلہ کے معزز افراد اور مرکزِ سلسلہ کے حالات سے بھی احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔

پس اگر احباب جماعت کے اس اہم اور ضروری آرگن کے متعلق کوشش کریں۔ تو جماعت کی وسعت کے پیشِ نظر دس ہزار تک اس کی اشاعت کا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر قابل افسوس امر یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی سینکڑوں احمدی جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں الفضل کا ایک پرچہ بھی نہیں جاتا۔

احباب کو اس کی اشاعت بڑھانے کے لئے کم از کم یہ امر تو لازمی طور پر اختیار کر لینا چاہیئے۔ کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی جماعت بھی اخبار الفضل سے محروم نہ رہے۔ اگر احباب اس تجویز کو ہی عملی جامہ پہنا دیں تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کی اشاعت میں بہت حد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سلسلہ کے دیگر اخبارات ورسائل کی توسیع اشاعت میں بھی احباب کا فرض ہے۔ کہ کوشش کریں۔ احمدی خواتین کے لئے مرکز سے اخبار مصباح جاری ہے۔ مگر جماعت میں خواتین کی قربانی اور ایثار کی روح کے پیش نظر یہ امر نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ ان کے اخبار کی حالت قابل اطمینان نہیں۔ اور اس کی خریداری بہت ہی کم ہے۔ اگر جماعت کی تعلیم یافتہ خواتین اپنے اس اخبار کی طرف معمولی توجہ بھی کریں۔ تو اس کی حالت بہتر ہو جاتی۔

پس ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اس واحد قومی اخبار کو نہ صرف قائم ہی رکھیں بلکہ اس کی حالت کو ہر لحاظ سے عمدہ اور اعلیٰ بنائیں۔

خاکسار۔ ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل جامعہ احمدیہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۴۸۸۶:۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد اسلام خان قوم پٹھان عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ پانچسو روپیہ ہے۔ جس میں سے -/۱۳۹ روپے قیمت زیور مجھے اپنے خاوند سے وصول ہو چکے ہیں۔ باقی -/۳۶۱ روپے منجملہ مہر مذکور ان سے ابھی وصول کرنے ہیں علاوہ اس مہر کے بند طلائی وناک کا پھول قیمتی مبلغ بیس روپے میرے والد مکرم نے میری شادی پر دیئے تھے۔ یہ سب مل کر میری جائداد اس وقت -/۵۲۰ روپیہ بنتی ہے۔ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ شرط لکھ دیتی ہوں۔ کہ جس قدر رقم مجھے میرے خاوند کے پاس سے جب جب وصول ہوتی رہے گی۔ اس کا ۱/۳ حصہ ہیں ساتھ کے ساتھ داخل کرتی رہوں گی۔ اور کوشش کروں گی کہ اپنی زندگی میں ہی زر وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں۔ اگر میری وصیت کے روپے کچھ باقی رہ جائیں تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ میری باقی جائداد میں سے یا میرے ورثاء سے وصول کرلے۔ علاوہ ازیں یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میرے مرنے پر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد بعد وفات میرے تبضہ میں پائی جائے تو جائداد کے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت لکھدی کہ سند رہے۔

العبد:۔ عائشہ بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد اسلام خان بریلوی خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ محمد طفیل خان عفی اللہ عنہ خلف منشی محمد علی خان مرحوم مغفور صدر محلہ دار العلوم قادیان

نمبر ۴۹۲۹:۔ منکہ محمد الدین ولد چوہدری صوبے خان قوم باجوہ زمیندار ساکن تلونڈی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر جس قدر میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمدنی پر ہے۔ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا

العبد:۔ محمد الدین بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد سعید چوہدری پنجور وجاگیر ڈاک خانہ صابو راجو ضلع حیدر آباد سندھ
گواہ شد:۔ محمد عظیم باجوہ حسن منزل قادیان
گواہ شد:۔ فضل احمد ولد چوہدری نواب خان باجوہ جٹ ساکن تلونڈی ضلع سیالکوٹ

نمبر ۴۶۳۳:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ شیخ زین العابدین قوم ککے زئی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن محلہ غلام نبی ڈاک خانہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
الف:۔ زیور طلائی قیمتی یکصد روپیہ حق مہر میں نے اپنے خاوند کو معاف کردیا ہوا ہے۔ آٹھواں حصہ قابل ادائیگی ہے

العبد:۔ غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ زین العابدین خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ رشید احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ مددخان بقلم خود قادیان
گواہ شد:۔ محمد یعقوب خان احمدی گل منیج

نمبر ۳۴۵۷:۔ منکہ اللہ دین ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم گورایہ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن منڈیکی گورایہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی چاہی ۱۲ گھماؤں واقعہ موضع منڈیکی گورایہ جو کہ موجودہ صورت میں ایک ہزار روپیہ میں رہن ہے۔ قیمت رواجی ۱۲ گھماؤں ۱۵۰۰ روپیہ دو ہزار چار صد روپیہ ہے اس کے علاوہ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد ہوگی تو اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

العبد:۔ اللہ دین ساکن منڈیکی گورایہ حال وارد چک ۲۷ R.۔ ج ڈیرہ نواب برانچ بہاولپور
گواہ شد:۔ اللہ دتہ اہلمد محکمہ نہر ڈیرہ نواب ڈویژن بہاولپور
گواہ شد:۔ شبیر محمد بقلم خود
گواہ شد:۔ علی اصغر احمدی ملازم محکمہ نہر بہاولپور

نمبر ۴۱۱۸:۔ منکہ خورشید بیگم زوجہ محمد اسحق قوم چغتہ عمر ۱۸ سال تاریخ

بیعت مئی ۱۹۲۵ء ساکن قادیان دارالرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ ۱۵۰/۰ روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات جو کہ اندازاً مبلغ ۱۲۵/۰ روپے کے ہیں۔ کل رقم ۲۷۵/۰ روپے ہوتے ہیں میں ان سب کی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی جائداد میں سے کوئی حصہ داخل خزانہ کروں۔ تو وہ وصیت سے منہا کیا جاویگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد: خورشید بیگم

گواہ شد۔ محمد اسحاق احمدیہ میڈیکل ہال قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی ڈرگ روڈ سندھ حال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۵ر جنوری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کمیٹی نے سیاسی قیدیوں کی رہائی اور تشدد قوانین کی تنسیخ وغیرہ سے متعلق ریکوں پر غور کیا۔ اور آخر کار وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ مختلف صوبوں کے حالات کے پیش نظر کانگرسی وزراء نے اس وقت تک جو کام کیا ہے اس میں وہ حق بجانب ہیں۔ یہ کمیٹی کانگرس کمیٹیوں کو اور تمام کانگرسیوں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ملک میں پُرامن فضا پیدا کرنے کے لئے کانگرس کی عدم تشدد کی پالیسی پر سختی سے کاربند ہوں۔

لاہور ۵ر جنوری۔ آج سردار عبد الصمد خان سٹی مجسٹریٹ لاہور نے مسجد شہید گنج کے متعلق سول نافرمانی کے سلسلہ میں مسٹر مظہر علی اظہر اور نو احراریوں کو چھ ماہ قید کی سزا دی۔ اور مسٹر مظہر علی کو بی کلاس میں رکھے جانے کی سفارش کی

الہ آباد ۵ر جنوری۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہری پورہ کانگرس کے لئے مسٹر سبھاش چندر بوس۔ مولانا ابوالکلام آزاد پنڈت جواہر لال نہرو اور خان عبد الغفار خان کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔

روما ۵ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر عنقریب اطالیہ کا سفر کرے گا۔ اور وہاں ایک ہفتہ تک قیام کرے گا۔

کلکتہ ۵ر جنوری۔ ہندو مسلم اتحاد کانفرنس کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ نواب صاحب مرشد آباد نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں مسلم لیگ کے بعض لیڈروں کے ساتھ گفت و شنید کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر کانگرس کا کوئی نمائندہ تحریری طور پر تجاویز پیش کرے۔ تو مسلم لیگ کے لیڈروں کو گفتگو سے مصالحت میں حصہ لینے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

شنگھائی ۵ر جنوری۔ چینی افواج جاپانیوں کا سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ شنگھائی سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر زبردست معرکہ ہو رہا ہے۔ جاپانی فوجیں شہر چھوڑ کر نکل گئی ہیں۔ اس لڑائی میں جاپانیوں کا غیر معمولی نقصان ہوا ہے۔ آج ہانکو پر بم برسائے گئے جاپانی فوجوں نے ایک بمبار چینی طیارہ کو گرا لیا۔ شنگھائی میں دہشت انگیزی کا سلسلہ جاری ہے

شنگھائی ۵ر جنوری۔ جاپان کے محکمہ بحر کا بیان ہے کہ چالیس جاپانی طیاروں نے شنگھائی کے نزدیک ہانکو کے ہوائی جہازوں کے مستقر پر بمباری کی اس حملہ کا مقصد یہ تھا۔ کہ چین کی ہوائی طاقت کو جس کی از سر نو تنظیم کی گئی ہے کچل دیا جائے۔

مدراس ۵ر جنوری۔ مدراس کے ایک اخبار کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں ترمیم کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے نفاذ کے بعد اس میں بعض نقائص معلوم ہوئے ہیں جنہیں ایک ترمیمی بل کے ذریعہ دور کیا جائے گا

واشنگٹن ۵ر جنوری۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے پچھترویں کانگرس کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے جمہوری طرز حکومت پر اپنے غیر متزلزل یقین کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم نے اشتعال کے باوجود امن قائم رکھا ہے ہم دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا چاہتے ہیں۔ اور توقع کرتے ہیں۔ کہ دوسرے بھی ہمارے حقوق کا احترام کریں گے ہمیں حفاظت خود اختیاری کے لئے کافی مضبوط ہونا چاہئے۔ ہم معاہدوں کی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے۔ جن ممالک نے جمہوریت کو ترک کر دیا ہے۔ وہ دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں

قاہرہ ۵ر جنوری۔ آج مصری پارلیمنٹ میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ جس وقت سکرٹری نے اٹھ کر شاہ فاروق کا یہ پیغام پڑھا۔ کہ پارلیمنٹ کو ایک عرصہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ نحاس پاشا نے اٹھ کر کچھ کہنا چاہا۔ لیکن صدر نے پریس اور وزیٹر گیلریوں کو خالی کر دیا۔ آخر بجلی بجھا دی گئی۔ جس کے بعد ممبر ہال سے باہر نکل گئے۔

دہلی ۵ر جنوری۔ اخبار "تیج" لکھتا ہے کہ کانگرس کی صدارت سے سبکدوش ہونے کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو یورپ کے مختلف ممالک کی سیر کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پانچ ماہ یورپ میں رہیں گے۔

کراچی ۵ر جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہنسراج وائرلیس کی رہائی کے سلسلہ میں حکومت سندھ حکومت پنجاب سے خط و کتابت کر رہی ہے اگر ہنسراج نے اپنے نظریئے کی تبدیلی کا اعلان کر دے۔ تو حکومت سندھ اس کو رہا کر دینے کے لئے تیار ہے۔ مگر اس کو سندھ میں رہنے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔ اس لئے حکومت سندھ نے حکومت پنجاب سے استفسار کیا ہے۔ کہ اگر ہنسراج واپس پنجاب میں آ جائے تو حکومت پنجاب کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔

بمبئی ۵ر جنوری۔ بمبئی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت بمبئی ایک مسودہ قانون پیش کرنے والی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ بمبئی کارپوریشن میں نشستیں مخصوص کرنے کا سلسلہ منسوخ کر دیا جائے۔ اور وارڈوں کی دوبارہ تقسیم اس طرح کی جائے۔ کہ بالغوں کے لئے حق رائے دہی کا طریق رائج ہو جائے۔ وزیر محکمہ حفظان صحت ایک بل پیش کریں گے جس میں دیسی ادویات کی فروخت اور دیسی طریق علاج کے بارے میں قواعد و ضوابط مقرر کئے گئے ہیں۔ لاء ممبر ایک بل پیش کریں گے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اچھوتوں کو تمام مندروں میں داخلہ کی اجازت ہو۔

لاہور ۵ر جنوری۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار شدہ احراریوں کے خلاف مقدمات کی سماعت ہوئی۔ کارروائی کے دوران میں ملزموں کا رویہ سخت اہانت آمیز تھا۔ سماعت کے خاتمہ پر کورٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے عدالت سے درخواست کی۔ کہ چونکہ ملزموں نے انتہائی بدتہذیبی سے کام لیا ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے سفارش کی جائے۔ کہ جیل میں ملزموں کو محکمانہ سزا دی جائے عدالت نے درخواست منظور کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اس امر کی سفارش کر دی ہے۔

لاہور ۵ر جنوری۔ آج چیف جسٹس اور جسٹس عبد الرشید نے عزیز احمد کی سزائے موت بحال رکھی۔ عزیز احمد کو فخر الدین ملتانی کے قتل کے الزام میں عدالت سشن سے پھانسی کی سزا ملی تھی فیصلہ میں عدالت نے بعض افسوسناک ریمارکس کئے ہیں۔

بمبئی ۵ر جنوری۔ روئی کی قیمتیں گر جانے کے باعث جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر غور کرنے اور روئی کی کاشت کے مفاد کی حفاظت کے لئے تجاویز پیش کرنے کی غرض سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ اس وقت جس قدر رقبہ میں روئی کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس میں تخفیف کی جائے۔ جن کاشتکاروں کے پاس روئی کا ذخیرہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں کاشتکاروں کو بطور مالی امداد کے قرض دیا جائے اور لگان اور مالیہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں مراعات دی جائیں۔

ٹریونڈرم ۵ر جنوری۔ مہاراجہ کوچین کی ۷۶ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک عام دربار منعقد ہوا۔ جس میں مہاراجہ نے ریاست میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے سلسلہ میں اہم اقدام کا اعلان کیا اعلان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ دیوان ریاست کے ماتحت ایک غیر سرکاری نمائندہ مقرر کیا جائے گا۔ یہ غیر سرکاری نمائندہ مہاراجہ کی طرف سے نامزد ہوگا۔ مگر اس کا انتخاب کوچین کی مجلس آئین ساز کے منتخبہ ارکان میں سے کیا جایا کرے گا۔